w w w . n e w e r a m a g a z i n e . c o m

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

منزلِ عشقِ حقیقی

از عرفہ سہیل

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

اسے دیکھ کر حریم وہیں دروازے پر رک گئی آہل نے حریم کی طرف دیکھا جامنی زنگ کے فراق میں شانوں پر دوپٹا پھیلائے سامنے کے بالوں کو پیچھے کر کے پن لگائے باقی کھلے بالوں کے ساتھ کھڑی حیرت اور خوف سے اسے دیکھ رہی تھی۔

تبھی فرقان صاحب آگے بڑھے انکی نظر اسکی آنکھوں پر پڑی یہ آنکھیں وہ ہزار لوگوں میں بھی پہچان سکتے تھے۔

"آہل۔۔"انہوں نے سرگوشی والے انداز میں کہا یہ آواز آہل کی سماعت سے ٹکرائی لیکن دور ہونے کی وجہ سے حریم نہ سن سکی۔

اب اسکے پاس کوئی چارہ نہیں بچا تھا اس نے گن نکال کر حریم کی طرف کی لیکن فائر حریم کے بغل میں پڑے میز پر رکھے واس پر کیا۔

خوف کے مارے حریم اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر چلائی فرقان صاحب حریم کی طرف مڑے اور وہ موقع پا کر کھڑکی کی طرف بھاگا اور کود گیا۔

"رک جاؤ۔۔۔کہاں جا رہے ہو رک جاؤ۔"فرقان صاحب پیچھے سے مسلسل چلا چلا کر اسے رکنے کا کہہ رہے تھے لیکن وہ بنا واپس انکی طرف دیکھے گاڑی کی طرف بھاگ رہا تھا۔

"بابا رکیں کیا کر رہے ہیں آپ؟" حریم انکے پیچھے کھڑی تک گئی جب اسکی نظر گاڑی میں بیٹھتے آہل پر پڑی وہ ایک دم سن ہو گئی۔

"یہ گاڑی۔۔۔۔ بابا یہ گاڑی۔۔۔" شاک کے مارے اس سے بولا بھی نہیں گیا۔

"کیا گاڑی؟ آپ نے دیکھی ہے پہلے یہ گاڑی؟ آپ جانتی ہو اسکے مالک کو؟" انہوں نے ایک آس سے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

"بابا وہ اس دن جب میں حرا کے ساتھ۔۔۔۔۔۔" اس نے انکو اس دن کے واقعے کی پوری روداد سنادی۔

"بابا ہم پولیس کو کال کرتے ہیں پتا نہیں کون ہے کدھر سے پیچھے پڑ گیا ہے۔" اس نے اپنے فون کا پاسوارڈ ڈالتے ہوئے پوچھا۔

"کوئی ضرورت نہیں۔۔۔۔ میں خود دیکھ لوں گا کل پیپر ہے ناں آپ کا آپ پڑھو جا کر۔۔" انہوں نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"لیکن بابا۔۔۔۔" انہوں نے ہاتھ اٹھا کر انکی بات کاٹ دی وہ اٹھ کر جانے لگی تب ہی اس کی نظر کھلی الماری پر پڑی۔

"بابا یہ کیا ہے کس کا سامان ہے یہ؟" کہتے ساتھ ہی جھک کر اوندھا پڑا ایک فوٹو فریم اٹھانے لگی۔

"رکو حریم! ہر چیز کے ساتھ چھیڑ چھاڑ نہ کیا کرو میرے دوست کا سامان ہے کچھ دنوں تک لے جائے گا۔۔۔اب آپ جاؤ اپنے کمرے میں۔"انہوں نے سختی سے کہا۔

"لیکن بابا میں تو بس۔۔۔۔"لیکن ان کے گھورنے پر وہ اپنی بات ادھوری چھوڑے کمرے میں چلی گئی۔

اسکے جاتے ہی انہوں نے وہ فوٹو فریم اٹھایا وہ ایک فیملی فوٹو تھا دو آنسو اس پر گرے اور انہوں نے اس کو سینے سے لگا لیا۔

اسی وقت ان کو حریم کا خیال آیا۔

"آئی ایم سوری حریم بیٹا۔۔۔میں نے آپکو بلاوجہ ہی ڈانٹ دیا لیکن یہ بھی میں نے آپکی بھلائی کے لیے ہی کیا۔"انہوں نے خود کلامی کی اور ساتھ ہی چار سال پہلے کی گئی ڈاکٹر کی بات یاد آئی۔

"دیکھیں فرقان صاحب سر پر چوٹ لگنے کی وجہ سے آپکی بیٹی کی یاداشت کھوئی ہے آپ خوش قسمت ہیں کہ چند ہی دنوں بعد اس نے کم از کم آپکو تو پہچان ہی لیا ہے۔ اگر

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسکو پرانی چیزیں دکھائی جائیں تو ہو سکتا ہے کہ اسے اور کچھ بھی یاد آجائے لیکن ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ اس سے اسکے دماغ پر ضرورت سے زیادہ زور پڑے اور اسکے بہت برے نتائج بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔۔خاص طور پر وہ چیزیں جو کسی تلخ یاد سے جڑی ہوں۔"

آنسوں نے مزید رفتار پکڑی اور وہ وہیں زمین پر بیٹھتے چلے گئے۔

دوسری طرف کمرے میں جاتے ہی حریم نے اپنے بال باندھے بوکے اور کیک دونوں ڈسٹ بن میں پھینکے اور کتاب کھول کر پڑھنے لگی البتہ اس کی کتاب بھی آنسوں کی بارش سے بھیگ رہی تھی۔

آج کی رات ان تینوں پر بہت بھاری تھی۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ساری رات وہ بے مقصد سڑکوں پر گاڑی گھماتا رہا اچانک اسے ایک طرف سے گاڑی کا جھکاؤ محسوس ہوا۔۔وہ گاڑی سے اترا سامنے وہی مسجد تھی اور فجر کی اذان ہو رہی تھی۔اس نے نیچے دیکھا ٹائر پنچر تھا۔

"ڈیم اٹ۔" کہتے ساتھ ہی اس نے ٹائر کو ٹھوکر ماری اور ڈگی سے ٹائر نکال کر بدلنے لگا

مسجد کی دہلیز پر کھڑے بابا کی نظر اس پر پڑی تو وہ مسکرا کر اس کے پاس آئے۔

" کبھی سوچا ہے کہ میرا رب تمہیں بار بار اس جگہ کیوں لا کھڑا کرتا ہے؟" انہوں نے اس کے پاس آکر کہا لیکن جواب ندارد۔۔۔

"اپنی ساری تکلیف اپنے سارے دکھ اپنے رب سے بانٹ کے دیکھو آج تمہارا دل پر سکون ہو جائے گا۔" انہوں نے اس کے مزید قریب آکر کہا۔

"میں ٹھیک ہوں۔" اس نے دوٹوک جواب دیا اس کی بات پر بابا مسکرائے۔

"بعض دفعہ ہم اپنے دکھوں کے بادل اپنی رعب دار شخصیت یا مسکراہٹ کی قوس قزا کے پیچھے چھپانے میں کامیاب ہو جاتے ہیں بعض دفعہ ہماری خاموشی کی گونج چیخ و پکار سے بھی زیادہ اونچی ہوتی ہے لیکن کوئی سن نہیں پاتا۔۔ لیکن اللہ وہ سب جانتا ہے سنتا ہے سمجھتا ہے تم آج اسکی طرف ایک قدم بڑھاؤ گے وہ آگے سے دس قدم بڑھائے گا۔۔" انکی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی وہ اپنا کام کر کے اٹھا اور گاڑی میں بیٹھنے لگا۔

" جاؤ۔۔ چلے جاؤ آج لیکن لوٹ کر ادھر ہی آؤ گے۔۔ کیونکہ اللہ تمہیں چن چکا ہے۔۔ بے شک وہ جسے چاہے ہدایت دے۔۔" پیچھے سے بابا کی آواز سنائی دی تو وہ پل بھر کو رکا لیکن پھر بنا پیچھے مڑے گاڑی میں بیٹھ کر گھر کی طرف چل دیا۔

فجر کی اذان کی آواز سن کر وہ اٹھی وضو کیا اور جائے نماز بچھا کر نماز پڑھی۔ سلام پھیر کر

اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے۔

"یااللہ۔۔یہ کیا ہو رہا ہے۔۔۔۔یہ کیسی آزمائش ہے میں تو جانتی بھی نہیں اس شخص کو۔۔۔پھر وہ میرے پیچھے کیوں پڑا ہے۔۔۔مجھے سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں ایسا لگ رہا ہے جیسے بابا کچھ چھپا رہے ہیں۔۔اللہ آپ نے ہمیشہ مشکل میں مجھے راستہ دکھایا ہے مجھے ابھی بھی راستہ دکھائیں مجھے بتائیں میں کیا کروں۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا۔" دعا کرتے ہوئے اس کی ہتھیلیاں آنسوں سے بھیگ چکی تھیں وہ دعا کر کے اٹھی اور دوبارہ کتابوں میں سر دے کر بیٹھ گئی۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

وہ گھر پہنچا سیدھا اوپر اپنے کمرے میں گیا۔۔

"آج تو چاچو نے بھی پہچان لیا پھر اس نے کیسے نہیں پہچانا۔ ۔۔سات سال کی بچی کی یاداشت اتنی تو ہوتی ہے کہ اپنے سے جڑے رشتوں کو یاد رکھ سکے۔" درد سے اس کا سر پھٹ رہا تھا اس نے نیند کی گولیاں کھائیں اور نیند کی وادیوں میں اتر گیا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

چار سو صرف اندھیرا تھا اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"یہ میں کدھر آگیا۔۔۔۔۔۔کوئی ہے۔۔۔۔اتنا اندھیرا کیوں ہے ادھر؟" کہیں دور

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

سے اسے کوئی آتاد کھائی دیا۔ جیسے جیسے وہ اس کے قریب آ رہا تھا اس کے ساتھ ساتھ روشنی پھیل رہی تھی وہ روشنی اتنی زیادہ تھی کہ اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔

"بابا۔۔۔۔بابا۔۔" کہتا وہ ان کی ٹانگوں سے لپٹ کر رونے لگا۔

"آہل اٹھو بیٹا۔۔" وہ مسلسل شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیر رہے تھے۔

"بابا۔۔۔۔میں آپ کو اور ماما کو بہت مس کرتا ہوں بابا میں بہت اکیلا ہو گیا ہوں۔" انہوں نے بازو سے پکڑ کر اسے کھڑا کیا۔

"یاد کرتے ہو اسی لیے ہماری قبر پر نہیں آتے؟ کہتے ہو کہ ماں باپ کی قبر کے سامنے کھڑے ہونے کی ہمت نہیں ہم نے تمہاری پرورش ایسی تو نہیں کی تھی آہل۔ ہمارے مرنے کے بعد کوئی ایک بھی ایسا کام کیا ہے جیسا ہم تمہیں کرتے دیکھنا چاہتے تھے۔ بدلے کی آگ تمہیں کہاں لے آئی ہے جس تنہائی کی بات کر رہے ہو اس کے ذمہ دار بھی تم خود ہو۔۔۔یہ اندھیری جگہ۔۔ جانتے ہو یہ کیا ہے؟" اس نے نفی میں سر ہلایا۔

"یہ تمہاری زندگی ہے آہل کچھ نہیں ہے تمہاری زندگی میں سوائے اندھیرے کے۔۔ تم نے کبھی پیچھے مڑ کر دیکھا بھی نہیں کہ جن کو تم چھوڑ آئے ہو وہ کس حال میں جی

رہے ہیں۔۔۔نیک اولاد تو ماں باپ کی بخشش کا ذریعہ ہوتی ہے اور تم نے ہمیں شرمندہ کروا دیا ہے۔۔ہم نے اتنی بری پرورش تو نہیں کی تھی تمہاری۔۔"انہوں نے اسے خود سے دور کرتے ہوئے کہا۔

"بابا آپ کے قاتل آج بھی کھلے گھوم رہے ہیں میں تو بس۔۔۔"وہ دوبارہ انکی ٹانگوں سے لپٹ گیا باپ کا سایہ کس قدر پر سکون ہوتا ہے یہ بات واقعی صرف ایک یتیم سمجھ سکتا ہے۔

"اللہ ہے ان کو پکڑنے کے لیے آہل۔اللہ کے فیصلوں پر شک کرنے والے تم کون ہوتے ہو آہل اللہ جانتا ہے ہماری بھلائی کس میں ہے۔ابھی بھی وقت ہے آہل سیدھے راستے پر لوٹ آؤ نکل آؤ اس اندھیرے سے۔۔اپنوں کے پاس واپس جاؤ ان سے اپنے غم بانٹو۔۔۔تم اب مزید اپنے اندر سب نہیں چھپا سکتے ایک دن تم ٹوٹ جاؤ گے یہ ساری تکالیف مزید بڑھ جائیں گی۔۔لیکن تب تک بہت دیر ہو جائے گی۔"انہوں نے اس کی بات کاٹ کر کہا اور اس سے دور جانے لگے۔

"بابا رک جائیں۔۔۔۔بابا پلیز رک جائیں مجھے چھوڑ کر نہ جائیں بابا۔۔بابا۔۔۔بابا۔۔"

یہی کہتے اس کی آنکھ کھلی نیند کی گولیوں کے باوجود وہ بامشکل ایک گھنٹہ ہی سو پایا تھا۔

"بابا۔۔۔بابا۔۔۔۔بابا۔۔۔۔۔آآآآ۔۔۔"آج اس کے گھر کی بنیادیں تک اس کی چیخوں سے ہل گئیں تھیں۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

صبح کے دس بجے وہ نقاب پوش شخص راشد خان کے سامنے کھڑا تھا اس کے ایک طرف ناجانے کس معصوم کو کس جرم میں پیٹا جا رہا تھا۔

"بولو کیا خبر ہے؟"راشد نے سگریٹ کا کش لیتے ہوئے کہا۔

"سر میرے خبریوں کے مطابق آہل کل اس گھر کے اندر گیا تھا لیکن چھپ کر۔۔۔"

"خبریوں مطلب؟ تم خود کہاں تھے؟"وہ اس کی بات کاٹ کر بولا۔

"سر میں۔۔۔۔میں بیمار تھا۔"پیچھے کھڑی نائلہ پر ایک نظر ڈالتے کہا۔

"یہ کام تمہیں خود کرنا ہے۔۔۔آئی بات کھوپڑی میں؟"اس نے محض اثبات میں سر ہلایا۔

"اس لڑکی کا کیا رشتہ ہے آہل سے؟"اس نے دوسرا کش لگاتے پوچھا۔

"سر یہ ابھی تک معلوم نہیں ہوا۔" سنتے ہی راشد نے سگریٹ اسکے پاؤں میں پھینکا۔

"تو یہاں کیا کرنے آئے ہو؟ایک کام نہیں ہوتا تم سے۔"اس نے ایک بار پھر نائلہ کی

طرف دیکھا۔

"سر میرے پاس کوئی ٹائم مشین تو ہے نہیں کہ ان کے ماضی کا پتا لگا لوں جب تک وہ خود کچھ ایسا نہیں کرتے جس سے ہمیں ان کے رشتے کا اندازہ ہو میں کیسے پتا لگا سکتا ہوں۔ ظاہری طور پر تو آہل کا اس دنیا میں کوئی نہیں ہے اور میں نے اس کے ہر موو پر نظر رکھی ہوئی ہے۔" اسکی بات مکمل ہونے سے پہلے بلال نے اس کے منہ پر ایک مکا رسید کیا۔

"سر سے زبان لڑاتا ہے۔" کہتے ہی ایک اور مکا مارا اس کے ہونٹ پھٹ گئے راشد نے اشارے سے اسے روکا۔

"تم ہمارا ایک خاص کام کر رہے ہو اس لیے جانے دے رہا ہوں لیکن یہ رعایت ہر بار نہیں ملے گی۔۔ تم دیکھ ہی سکتے ہو ہمارا حکم نہ ماننے والوں کا کیا انجام ہوتا ہے۔۔" اور ساتھ ہی اس آدمی پر نظر ڈالی جسے اس کے لوگ بے دردی سے پیٹ رہے تھے۔

"اب نکلو یہاں سے اور اگلی بار کام کی خبر لے کر آنا۔"

وہ بلال پر ایک نظر ڈالتا باہر نکل گیا اتنی ذلت اس نے آج تک کبھی برداشت نہیں کی تھی لیکن آج محبت کی خاطر کیا کیا کرنا پڑ رہا تھا۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے نائلہ ایک آدمی نہیں سنبھال سکتی تم۔۔" کہتے وہ باہر

نکل گیا اس نے بیچارگی سے بلال کی طرف دیکھا وہ بھی بے نیازی سے شانے اچکاتا باہر نکل گیا۔

🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷🌷

آج ان کا آخری پیپر تھا اور حریم کی سالگرہ بھی اس لیے حرا اس کے ساتھ اس کے گھر جا رہی تھی۔

"افو حریم کب سے کہہ رہی ہو ایگزیمز کے بعد کچھ بتانا ہے اب بتا بھی دو کتنا انتظار کرواؤ گی۔" تب ہی ساتھ والی گاڑی میں بیٹھے آدمی کی نظر اس پر پڑی۔

"یہ دونوں ہر جگہ کیسے پہنچ جاتی ہیں۔۔آہل سر صاف صاف منع چکے ہیں تو بس اب میرا ان دونوں سے کوئی واسطہ نہیں۔" وہ گاڑی چلاتے ہوئے خود کلامی کر رہا تھا۔

"گھر جا کر بتاتی ہوں۔" فون پر مصروف حریم نے جواب دیا تو حرا نے گاڑی روکی۔

دوسری طرف حمزہ نے بھی تھوڑے فاصلے پر گاڑی روک لی۔

"اب کیا ہوا؟" اس نے فون سے نظریں ہٹا کر پوچھا۔

"ارے میری بیسٹ فرینڈ کی سالگرہ ہے۔۔کیک میری طرف سے ہو گا ناں۔" کہتے ساتھ وہ اتر کر بیکری کے اندر چلی گئی۔

اسکے جاتے ہی حمزہ کی نظر حریم پر پڑی گلابی رنگ کا کرتا پہنے سر پر سلیقے سے دوپٹا لیے وہ گاڑی میں بیٹھی فون پر مصروف تھی۔

کچھ تو تھا اس لڑکی میں جو اسے دیکھ کر وہ بھی نظر نہیں ہٹا پاتا تھا۔

حرا گاڑی میں واپس آئی اور گاڑی چل دی حمزہ نے بھی بنا کچھ سوچے گاڑی ان کے پیچھے لگا لی۔

دس منٹ بعد حریم کو احساس ہوا کہ وہ غلط راستے پر جا رہے ہیں۔

"یہ تم کدھر جا رہی ہو یہ تو گھر کا راستہ نہیں ہے۔" حریم نے تشویش سے پوچھا۔

"دیکھو حریم پینک نہ کرنا لیکن۔۔۔کوئی ہمارا پیچھا کر رہا ہے۔" اس نے پریشانی پر قابو رکھتے ہوئے کہا اور دوسری طرف حریم کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

♡ جاری ہے ♡

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول،ناولٹ،افسانہ،کالم،آرٹیکل،شاعری،پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین